رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۲	مورخہ ۱۵۔ جنوری۔ ۱۹۲۷ء	جلد ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

۱۔ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ناساز رہی اب خدا کے فضل سے اچھے ہیں۔ حضرت اُم المومنین عموماً بیمار رہتی ہیں سب بہنیں آپکی صحت کے لئے دعائیں کیا کریں۔ بہت بابرکت وجود ہے۔ آپ بمعہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر لاہور کی لڑکی بلقیس بیگم کے رخصتانہ کی تقریب پر لاہور تشریف لے گئیں۔

۲۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ جلسہ سالانہ پر تشریف لائی تھیں اسکے بعد پھر مالیر کوٹلہ تشریف لے گئی ہیں۔ نواب محمد علی خان صاحب بھی وہیں تشریف رکھتے ہیں۔

۳۔ بی بی امۃ الحفیظ صاحبہ قادیان میں ہی تشریف فرما ہیں۔

۴۔ لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہر جمعہ باقاعدہ ہوتا ہے۔ اسکی رپورٹ کارروائی مصباح میں چھاپنے کا اہتمام کیا جائیگا۔

۵۔ گرلز سکول حصہ پرائمری میں آجکل ۱۴۷ لڑکیاں پڑھتی ہیں اور مڈل میں یعنی چھٹی ساتویں میں تقریباً ۲۵۔ مدرسۃ الخواتین میں قریباً تیس۔ خواتین انگریزی اور عربی۔ تاریخ وجغرافیہ کی تعلیم پاتی ہیں۔ ان سب سکولز کا ۸۔ جنوری ۱۹۲۷ء کو انسپکٹرس صاحبہ مدارس لاہور نے معائنہ فرمایا۔

۶۔ مدرسۃ الخواتین میں پردہ کی پابندی کے ساتھ حضرت میرزا شریف احمد صاحب عربی۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔ اے۔ انگریزی۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب عربی۔ اور ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے۔ تاریخ و جغرافیہ پڑھاتے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم کے ساتھ خواتین علم میں خوب ترقی حاصل کر رہی ہیں ⁂

۷۔ ۱۱ر جنوری ۱۹۲۷ء کو ہماری محترمہ اماں جان والدہ میاں عبد السلام کو خدا تعالیٰ نے دوسرا پوتا عطا فرمایا یعنی حضرت خلیفۃ اول رضی کے ہاں دوسرا پوتا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو اپنے دادا کے علم و حکمت کا وارث بنائے اور محترمہ والدہ امۃ الحی مرحومہ کو بہت سی خوشیاں نصیب کرے۔ ناظرات مصباح کی طرف سے مبارکباد قبول فرمادیں ⁂

۸۔ مسجد فضل واقعہ لنڈن کی تاریخ۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم سے مسجد فضل کی تاریخ نہایت دلچسپ انداز میں لکھی ہے جس میں مسجد کی عمارت اور اس کے افتتاح کی تمام کیفیت درج ہے مختلف فوٹو بھی ہونگے۔ یہ کتاب عنقریب چھپ جائیگی۔

یہ مسئلہ خواتین کے سامنے پیش ہونے والا ہے کہ وہ اپنے چندہ کو مسجد فضل کے لئے مخصوص کرینگی یا کسی اور مقام پر مسجد بنائی جاوے ⁂

انجمن ہائے احمدیہ کے سیکرٹری صاحبان اور احباب کی خدمت میں گذارش

مصباح کا پہلا نمبر بطور نمونہ احمدیہ گزٹ کے ساتھ بھجوایا گیا تھا اور امید کی گئی تھی کہ ہر سیکرٹری کے گھر سے ایک درخواست خریداری مصباح کی آجاویگی اور اس کے علاوہ دو تین خریدار اور بھی مہیا ہونگے۔ مگر تاحال خموشی ہے۔ اس فرض کو مدنظر رکھتے ہوئے جو مستورات کی تعلیم و تربیت کے متعلق مردوں پر عائد ہوتا ہے امید ہے کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت میں خاص کوشش فرماوینگے اور اپنے اپنے گھروں میں اسے اپنے نام جاری کرانے کی تحریک فرمائیں گے ⁂

تبادلہ ریویو

جن ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں مصباح کا پرچہ بھیجا گیا ہے۔ مہربانی فرماکر اس پر ریویو فرمائیں اور تبادلہ میں اپنا اخبار یا رسالہ جاری فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ انشاء اللہ مصباح باقاعدہ وقت پر شائع ہوتا رہیگا

سیالکوٹ کا احمدیہ گرلز سکول

سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے جس میں سیالکوٹ شہر کے مدرسۃ البنات کی کارگزاری درج ہے اس رپورٹ سے یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ مدرسہ بہت خوش اسلوبی کے ساتھ چل رہا ہے اور انشاء اللہ مفید نتائج کے پیدا ہونے کی امید کیجاتی ہے۔ طالبات کی تعداد قریباً [illegible] ہے اور چار تنخواہ دار استانیاں اور ایک آنریری استانی کام کرتی ہیں۔ مدرسہ کے انتظام کے ساتھ ساتھ خواتین کے جلسوں کا بھی انتظام ہے جو ہفتہ میں ایک دفعہ [illegible] کے ماتحت منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان جلسوں میں خود مستورات تقریریں کرتی ہیں۔ اور یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ جماعت سیالکوٹ اس اسلامی کام کی وجہ سے قابل شکریہ و قابل تقلید ہے۔ امید ہے کہ دوسری جماعتیں بھی اس معاملہ میں بیش از بیش توجہ کرینگی ⁂

مرزا بشیر احمد۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان ⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۲۷ء

روئداد

جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ دسمبر ۱۹۲۶ء

خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال بھی جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ چوتھی دفعہ لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر نگرانی نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مہمان مستورات کے قیام کا انتظام حسب دستور سابق تین مکانوں میں کیا گیا تھا۔ دار حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ دار حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور مرزا گل محمد صاحب کا مکان۔

مہمان نوازی و دیگر انتظامات جلسہ کے لئے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مقرر کردہ کارکن خواتین نے حتی الامکان اپنے مفوضہ فرائض بہت مستعدی اور خوبی سے سرانجام دئے۔ فجزاهن اللہ احسن الجزاء۔

گذشتہ سالوں میں جلسہ مستورات کا انتظام شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے مکان کے وسیع احاطہ میں ہوا کرتا تھا۔ جہاں نشست وغیرہ کے لئے تو بہت عمدہ جگہ تھی لیکن دروازے کی تنگی اور کی کیوجہ سے اجتماع کے موقع پر مہمانوں نیز کارکنوں کو سخت دقت کا سامنا ہوتا تھا۔ آخر اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ گاہ کیلئے موزون زمین میسر آگئی جہاں مہتمم صاحب جلسہ نے اپنی مہربانی سے صرف دو دن کے اندر اندر احاطہ و نشستگاہ وغیرہ تیار کرا کے مکمل طور پر جلسہ گاہ کا انتظام فرما دیا۔ یہ جلسہ گاہ پہلے جلسہ گاہ سے اغلباً زیادہ وسیع اور فراخ نیز دروازوں کے کشادہ ہونے کی وجہ سے بہت سہولت اور آرام کا باعث ہوا۔

حاضرات کی تعداد پہلے دن دو ڈھائی ہزار کے قریب تھی۔ دوسرے دن ساڑھے تین ہزار اور تیسرے دن ڈھائی ہزار سے زیادہ تھی۔ (اس سال تعداد و شمار کا احتیاط سے انتظام کیا گیا تھا)۔

حسب پروگرام مقرر صاحبان کی تقریریں اپنے اپنے مقررہ وقتوں میں ہوتی رہیں۔ مگر افسوس کہ بعض وجوہ سے تمام تقریروں کے نوٹ نہ لئے جا سکے۔ ہاں خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر انشاء اللہ تم جلد ہی مرتب ہو کر برائے اشاعت بھیجی جائیگی۔

جلسہ پر بیعت کرنے والی مستورات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تعداد قریباً دو سو تھی۔ ۱۴۷ بیعت کنندہ کے نام تو باقاعدہ طور سے درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور باقیوں کے نام کچھ تو درج کرنے سے رہ گئے۔ اور کچھ وہ ہیں جن کی بیعت متفرق طور پر ہوتی رہی ہے۔

چندہ مستورات کا اندازہ نو سو کے قریب ہے۔ ۴۷۲ روپے تو نقد تھے اور باقی زیورات و پارچات۔

جیسا کہ اخبار الفضل کے ذریعہ احمدی خواتین کی تیار کردہ چیزوں کی نمائش کی تحریک کیجا چکی تھی۔ جلسہ پر زنانہ دستکاری کی نمائش گاہ نہایت عمدگی سے کھولی گئی تھی۔ ۲۸۔ تاریخ ۴ بجے سے ۱۱ بجے تک اور ۲۹۔ تاریخ ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک اسکے دکھانے کا سلسلہ جاری رہا۔ قادیان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات سے اشیاء برائے نمائش موصول ہوئیں۔

یوما۔ افریقہ۔ حیدر آباد۔ لاہور۔ فیروزپور گجرات۔ مالیر کوٹلہ۔ منٹگمری۔ ضلع لائلپور۔

جن میں سے حیدر آباد کی بہنیں خصوصیت سے قابل شکریہ ہیں کہ انکی مرسلہ چیزیں نمائش کو بارونق بنانے میں معتد بہ اضافہ کا باعث ہوئیں۔

اشیاء نمائش مختلف قسم کی دستی صنعت مثلاً کروشیا، اون۔ کارچوبی، کشیدہ وغیرہ کاموں پر مشتمل تھیں۔

اس ضمن میں میں مکرمہ بہن زبیدہ خاتون ہمشیرہ زادی شیخ احمد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کا خاص کر تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے مرکزی کارکن خاتونوں کی نمائش کے کامیاب بنانے میں حتی الوسع بہت محنت اور کوشش سے امداد فرمائی ہے۔

جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

سکرٹری لجنۃ اماء اللہ قادیان

اس مصیبت کا ایک ہی علاج ہے
کثرتِ ازدواج

روس کی عورتوں کی حالت زار کسی دوسرے مقام پر درج ہے اب ان مشکلات سے نکلنے کی تجویزیں سوچی جا رہی ہیں۔ اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر اس مصیبت کا واحد علاج بتادیا۔ وہ یہ کہ ایک مرد ایک وقت میں چار بیبیوں سے تعلق زوجیت قائم کرسکتا ہے۔ پس جبتک یورپ کی دنیا اس پر کاربند نہ ہوگی مشکل پر مشکل بڑھتی جائیگی۔

افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان مردوں نے علی العموم اس اجازت سے فائدہ اٹھا کر کچھ اچھا نمونہ نہیں دکھایا۔ اس لئے غیر قومیں اعتراض کرتی ہیں اور عورتوں نے بھی سُکھ نہیں پایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَر

اخبارات کا مطالعہ کرنے والی بہنوں پر مخفی نہ ہوگا کہ آج کل طبقہ نسوان کس سرعت و تیزی کے ساتھ زندگی کے ہر شعبہ میں قدم اٹھا رہا ہے۔ آج سے صرف دس سال پہلے کی حالت نظر کے سامنے لاؤ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آئیگا۔ یورپ و امریکہ کی مستورات تو قریباً ہر کام میں مردوں کی شریک ہو چکی ہیں۔ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں۔ تجارتی کمپنیوں میں۔ پرائیویٹ کاروبار میں ان کا عنصر نمایاں طور پر نظر آتا ہے عورتیں ملازمت اور کاروبار کی خاطر دیہات چھوڑ چھوڑ کر شہروں میں آباد ہو رہی ہیں۔ اور وہاں کے دانشمند تشویش و فکر میں پڑ گئے ہیں کہ یہ تحریک کہیں آیندہ نسلوں کی تخریب کا باعث نہ ہو۔ کیونکہ مستورات ملازمت وغیرہ کے مشاغل میں مصروف رہنے کے باعث اولاد کی کما حقہٗ تربیت نہ کر سکیں گی۔ جس سے قوم کا تنزل لازمی ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ وہ کھیل کود اور جسمانی ورزشوں میں بھی بہت زیادہ حصہ لینے لگ گئی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی تھی کہ ایک ۱۸ سالہ امریکن لڑکی نے انگلش چینل کو قریباً ۱۴ گھنٹے میں تیر کر عبور کیا۔

یورپ کی خواتین جہاں سینکڑوں ایسی باتوں میں ترقی کر چکی ہیں جن میں ان کا اسوہ حسنہ قابلِ تقلید ہے وہاں وہ بہت سی ایسی باتوں میں بھی مشغول ہیں جو نہایت نامعقول اور قابلِ نفرت ہیں۔ مثلاً برطانیہ کی عورتوں میں بال ترشوانے کا فیشن بہت ترقی پر ہے۔ دو سال میں قریباً ۷ لاکھ عورتیں اس فیشن کی پابند ہو چکی ہیں۔ عام عورتیں ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ بال درست کرواتی ہیں۔ پہلی دفعہ بال ترشوانے کی اجرت کم از کم دو پونڈ دو شلنگ لی جاتی ہے بعد ازیں ہر مرتبہ اڑہائی شلنگ۔ اس نئے فیشن کے سلسلہ میں وہ ہر سال دو کروڑ دس لاکھ پونڈ زیادہ صرف کرتی ہیں۔ چنانچہ ان باتوں سے متاثر ہو کر مسٹر جارج کے نمانڈس لکھتے ہیں:۔

"آج سے ایکہزار سال بعد دنیا کی عورتیں اور مرد گنجے ہو جائیں گے۔ ان دونوں کا لباس ایک جیسا ہوگا۔ اور ان میں امتیاز مشکل ہوگا"۔

مسٹر موصوف یورپ کی قوموں کو عورتوں کی موجودہ روش کے خطرناک نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اگر آیندہ نسلوں کو ہلاکت سے بچانا ہے تو عورت کو ان کی حدود کے اندر رکھو"

لیکن ان باتوں سے انکی تمام خوبیاں ملیا میٹ نہیں ہو جاتیں۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ یورپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و دیگر ممالک کی خواتین ہزار ہا عمدہ اور قابل تقلید باتوں میں بہت ترقی کر چکی ہیں۔ ہندوستان میں ابھی کچھ بھی نہیں مستورات میں تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ پچھلے ایام میں مصر کی ایک تعلیم یافتہ خاتون مس ذکیہ سلمان ہندوستان کی تعلیمی و مجلسی حالت دیکھنے کی غرض سے ہندوستان آئی تھیں۔ انہوں نے واپس جا کر ہندوستان کے متعلق اخبارات کو یہ بیان دیا ہے۔ کہ:-

"مصر کے ساتھ تعلیم کے میدان میں ہندوستان کو کوئی نسبت نہیں۔ ان کا اور ہمارا مقابلہ ہے تو یہ ہے کہ ہم جنت میں ہیں تو وہ دوزخ میں"

اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہندوستانی مستورات پر رفتارِ زمانہ کا کوئی اثر نہیں۔ خصوصاً ہندو بہنیں زیادہ سُبک۔ قدمی سے قدم اٹھا رہی ہیں گورنمنٹ بھی مستورات کو دن بدن حقوق عطا کر رہی ہے اور عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ ہماری بہت سی بہنیں وکالت اور ڈاکٹری کی پریکٹس کریں اور دیگر ذمہ دار کاموں پر ممتاز دکھائی دینگی۔ حال ہی میں گورنمنٹ پنجاب نے بھی مستورات کو لیجس لیٹو کونسل کی ممبری کے امیدوار ہونے کی اجازت دی۔ چنانچہ بی بی پاربتی صاحبہ سیالکوٹ اور فیروزپور کے شہری حلقہ کی طرف سے امیدوار بھی کھڑی ہو گئی ہیں۔

اس وقت میں اپنی بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ہمیں ہر طرح سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ یورپ کی ہر ایک بات کو قابلِ تقلید خیال کرنا درست نہیں ہے ہر ایک چمکدار چیز سونا نہیں ہوا کرتی۔ بسا اوقات انسان مُلمّع کو سونا خیال کر کے دھوکا کھا جاتا ہے۔ اسلام نے ہماری بہبودی کے لئے جسقدر آزادی و حُریّت ضروری ہے عطا کر رکھی ہے۔ آپ روزمرّہ مشاہدہ کرتی ہیں۔ کہ آجکل مغربی تہذیب کی بدولت فیشن اور تکلّفات میں کسقدر اضافہ ہو رہا ہے۔ افسوس یورپین خواتین کے عمدہ اوصاف مثلاً تربیتِ اولاد۔ صفائی۔ جفاکشی۔ حُبِّ وطنی و قومی۔ پابندیٔ وقت۔ حفظانِ صحت۔ آراستگی مکان وغیرہ کی اسقدر نقل نہیں کی جاتی جسقدر ان کے ناقابلِ التفات فیشنوں اور لہو و لعب کی تقلید کیجاتی ہے۔ آجکل ہمارے گھروں میں رنگ رنگ کے لیس کناری اور ربنیں اور طرح طرح کے بوٹ سوٹ۔ قسم قسم کے تیل لونڈر۔ انگریزی کریم و پوڈر۔ جاپانی و بنارسی پارچات و ساڑھیاں۔ اور دیگر سامان آرائش و زیبائش کے اخراجات روزمرہ بڑھ رہے ہیں۔ جو علاوہ فضول خرچی کے ہمیں نازک دست بنانے میں معاون ممد ہیں ہیں۔ اسلام یا احمدیت ہم سے جفاکشی و محنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طالب ہے۔ مومن سُست و کاہل نہیں ہوتا بلکہ چُست و چالاک ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار رہتا ہے۔ ہمیں حتی المقدور ان تکلفات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ خصوصاً ان ایام میں جبکہ سلسلہ عالیہ کو پیسہ پیسہ کی ضرورت ہے۔ ان فضولیات پر خرچ کرنا گناہ کے مترادف ہے۔ ہمیں زندگی نہایت سادہ گذارنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اگر ہم کپڑوں میں فیتے لیس لگانا چھوڑ دیں اور سُناروں کے گھر نہ بھریں تو کافی رقم بچ سکتی ہے جو اشاعتِ اسلام میں خرچ ہو کر ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار نے تحریر فرمایا تھا۔ یورپ و امریکہ کی خواتین مختلف طریقوں سے رقمیں بچا کر نہایت عظیم الشان کام سرانجام دیتی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم نہ کر سکیں ۔

بہنو! اگر ہم خدا تعالیٰ کی سچی یاد اور مسیح موعودؑ کی محبت رکھتی ہیں۔ تو ہمارے لئے یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ آؤ! دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد مدنظر رکھتے ہوئے ان نفس پرستیوں کو ترک کر کے خدمتِ دین کریں ۔

ہمیں تعلیم۔ تربیتِ اولاد۔ صفائی۔ حفظانِ صحت۔ پابندی اوقات اور دیگر اوصافِ حسنہ میں مہارت و قابلیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عیسائی مشنری لیڈیوں کی طرح حلم و اخلاق سے تبلیغ و اشاعت کرنے کا ڈھب سیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کفائت شعاری سے اخراجات میں کمی کر کے اور اپنے ہاتھوں سے کما کر سلسلہ کی مالی اعانت کرنے کی قابلیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس سے یہ مقصود نہیں کہ خسیسانہ زندگی بسر کی جاوے۔ بلکہ خوراک لباس اور دیگر ہر بات میں اعتدال کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ لباس گو کم قیمت ہو۔ مگر صاف۔ سُتھرا و چُست ضرور ہونا چاہیئے۔ یہ کبھی خیال نہ کرنا چاہیئے کہ کم قیمت کسی بے عزتی کا موجب ہے۔ حقیقی عزت انسان کے اخلاق اور اوصاف حمیدہ سے حاصل ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ اسلامی سادگی کے آگے سب تکلفات ہیچ ہیں ۔ والسّلام

خاکسار ن۔ف بنت شیخ محمد عبد الرشید صاحب سوداگر چرم بٹالہ ۔

مضامین کی ضرورت

یہ اخبار خواتین کی تعلیم و تربیت کے لئے جاری کیا گیا ہے اس لئے ہر لکھی پڑھی احمدی خاتون کو چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی مضمون مہینے میں دو بار بھیج دیا کریں۔ مضمون خواہ مذہبی ہو یا تمدنی یا اخلاقی۔ زنانہ دستکاری کے متعلق یا کھانے پکانے کے بارے میں یا کوئی کارآمد نسخہ۔ مضمون صفحہ کے دو کالم کر کے ایک کالم میں لکھا جائے۔ مضمون خود لکھنا چاہیئے۔ ہر دوسرے سے اصلاح کرائی جا سکتی ہے۔ مضمون بنام ایڈیٹر مصباح قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر بھیجا جاوے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کی تعلیم

(از علیا حضرت سرکار عالیہ نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ)

یہ امر مسلّمہ ہے کہ جبتک عورتوں کی تعلیم کا نظام درست نہ ہوگا مردوں کی تعلیم میں کامیابی ناممکن ہے۔ اور یہ بات بجا طور پر خیال کی جاسکتی ہے کہ گذشتہ پچاس سال میں مسلمانوں کی تعلیمی مساعی میں ناکامی کا بڑا سبب یہی ہے کہ انہوں نے زنانہ تعلیم سے غفلت برتی۔ اس گذشتہ زمانہ میں اگر زنانہ تعلیم کو مساوی حالت پر رکھا جاتا تو آج یہ مساعی بہت کچھ بار آور ہوچکی ہوتیں۔ کیونکہ قوم کی دو نسلیں ایسے ہاتھوں میں پرورش پاتیں جو تعلیم یافتہ ماؤں کے ہوتے ہیں لیکن اب بھی تلافیٔ مافات کا وقت ہے۔ اور اگر چند ہی سال متّصل و مسلسل کوشش کو جاری رکھا جائے تو کامیابی یقینی ہے

پس میں اُن اعیانِ قوم سے جو اپنے دل میں قومی ترقی کا ولولہ رکھتے ہیں اور زنانہ تعلیم کی اہمیت کا ان کو احساس ہے اپیل کرتی ہوں کہ وہ کم از کم عورتوں کی ابتدائی تعلیم کی توسیع و اشاعت پر توجہ منعطف کریں اور جو تجاویز قرار پائیں ان کو عملی شکل میں لائیں ۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلا اور اہم مسئلہ نصاب کا ہے۔ تمام مسلمان ماہرین و حامیانِ تعلیم اس امر پر متفق ہیں کہ ہماری تعلیم میں مذہبی تعلیم کا حصہ سب سے مقدم اور ضروری ہے۔ اور بلاشبہ اگر ہم مسلمان بن کر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو مذہب کی ضروری تعلیم ناگزیر ہے۔ لیکن یہ مدعا اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جبتک ابتدائی تعلیم کا نظام و نصاب خود ہمارا نہ ہو۔ میں خیال کرتی ہوں۔ کہ اگر ہم اس قسم کی کتابیں تیار کردیں اور شاندار مدارس نہ سہی قدیم زمانے کے مکتب سسٹم کو ہی اختیار کرلیں تو ایک حد تک یہ مشکل رفع ہوسکتی ہے کہ بلاشبہ توسیع و اشاعت تعلیم میں یہ ایک مؤثر تدبیر ہوگی ۔

میں ثانوی (سکنڈری) اور اعلیٰ تعلیم (ہائی ایجوکیشن) کو بھی اپنی صنف کے لئے ضروری جانتی ہوں۔ لیکن جبتک کہ ابتدائی تعلیم کے منازل طے نہ ہوجائیں ثانوی اور اعلیٰ مسلمان عورتوں کی ترقی کسی طرح ممکن نہیں اور اگر ہائی سکولوں اور کالجوں کو بنایا بھی جائے تو تعداد ہمیشہ محدود رہیگی اور جو مصارف ہونگے ان کی نسبت سے کوئی نفع نہیں ہوگا ۔

ہمدردانِ قوم اور حامیانِ تعلیم ابتدائی تعلیم کے متعلق خاص طور پر مشورہ کریں۔ اور نصاب کے لئے ایک ایسی کمیٹی بنائیں جس کے ممبروں کے نام کی عظمت اس کام کے ساتھ وابستہ رہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوس ہے کہ نہ صرف جدید تعلیم کے حامیوں نے یہ مجرمانہ غفلت کی ہے بلکہ قدیم تعلیم کے حامی بھی اس الزام سے بری نہیں رہ سکتے آج کہیں اور کسی ایک جگہ مسلمان عورتوں کی مذہبی تعلیم کا برائے نام بھی انتظام نہیں - اور کوئی عالم خاتون اس وسیع خطۂ ہند اور مسلمانانِ ہند کی کثیر التعداد آبادی میں موجود نہیں ہے - گویا ہمارے علماء نے علم مذہب کو صرف مردوں کا ہی حصہ قرار دے دیا تھا ٭

کس قدر افسوس و حیرت کا مقام ہے کہ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ خواتینِ اسلام مردوں کو قرآن و حدیث اور فقہ کا درس دیتی تھیں اور آج معمولی تعلیم کے لئے بھی چند خواتین میسر نہیں آتیں ٭

افسوس! جس مذہب نے کہ اس طبقہ کے وہ قابلِ احترام و عزت حقوق قائم کئے جو کسی اور مذہب میں نہیں تیرہ سو برس بعد ایسے قعرِ مذلت و گمنامی میں دھکیل دی گئیں - خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ آئندہ ایسی قوم کا اور ایسی قوم کی نسلوں کا کیا انجام ہوگا؟

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آزادی کے اس پُرشور زمانہ میں مذہب کی حفاظت کے فرائض صرف وہی انجام دے سکتے ہیں جو مذہب سے واقف ہوں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں اور اس لئے علم و شائستگی اور مذہب کی خاطر عورتوں کی ابتدائی تعلیم کا مسئلہ اور اس کا نصاب و نظام جلد طے ہونا چاہیئے - کہ مردوں کی حالت بھی درست ہو سکے - اور اسلام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ قومِ اسلام میں قائم رہے ٭

تعلیمِ نسواں

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں بھی اس پاک اور سچے فرقے میں شامل ہونے کی توفیق دی - گذشتہ تقریباً پانچ ماہ بھی نہایت ہی مبارک تھے جبکہ ایک احمدی صاحب کا تبادلہ یہاں پر ہوا اور انہوں نے اس سچے سلسلہ کے بانی صاحبؑ کے حالات اور ان کی تعلیم وغیرہ سے ہمیں آشنا کیا - اب کتابیں پڑھ کر خیال آتا ہے کہ سبحان اللہ! کیا پاک اور سچی تعلیم ہے جسے ایک جاہل بھی سُن کر سمجھ جائے - مگر غضب تو یہ ہے کہ ہمارے علماء نے عوام کو سخت مغالطہ میں ڈال رکھا ہے اور فتوے دے رکھے ہیں کہ کوئی احمدیوں کی کتاب نہ پڑھے - نہ بات تک کرے اور کافر بتا رکھا ہے - حالانکہ سچے پیروایان اگر مل سکتے ہیں تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے - خدا ان جاہل علماء سے بچائے جنہوں نے اسقدر افتراء پر کمر باندھ رکھی ہے - اور تعلیم اسلام کو ایک ہوّا بنا رکھا ہے ٭

اس سے پیشتر ہمیں اس جماعت کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا - حتیٰ کہ نام تک کا نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں تھا۔ بجز اس کے کہ کبھی کبھی لاہور کے مشہور منہ پھٹ اخبار زمیندار میں اس مقدس جماعت کے متعلق زہر افشانی ہوتی رہتی ہے۔ سو ہم بھی جانتے تھے کہ یہ بھی اسلام کے اور فرقوں میں سے ایک ہوگا۔ دوسرے یہ کہ ضلع حصار میں بہت کم تبلیغ ہے اور اغلباً کوئی خاص مبلغ بھی نہیں رہتا۔ یہ بہت بڑی کمی ہے ۔

جب سے ہم لوگ احمدی ہوئے ہیں اس وقت سے یہاں پر احمدیت کا بہت کافی چرچا ہو گیا ہے ورنہ اس سے پہلے خاص اس تحصیل میں کوئی احمدیت کا نام بھی نہیں جانتا تھا۔ اب چونکہ میرے شوہر کی وسیع ملاقات ہے۔ وہ ہر ایک کو اس سچی تعلیم کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ اب یہ حال ہے کہ کئی لوگ تو بالکل احمدی ہونے کو تیار ہو گئے ہیں اور بہت سے تذبذب میں مبتلا ہیں۔ خدا صراط مستقیم دکھائے ۔

ہمیں الفضل کے خریدار ہوئے تقریباً دو ڈھائی ماہ ہوئے۔ جب سے ارادہ کرتی تھی کہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ لیکن محض اس وجہ سے خاموش رہی کہ نہ معلوم میرے جیسی کم علم کی تحریر درجۂ اشاعت پائیگی بھی یا نہیں۔ لیکن اب کئی بہنوں کے مضمون الفضل میں دیکھ کر خیال آیا کہ میں بھی اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں کچھ تحریر روانہ کروں۔ ممکن ہے چھپ جائے ۔

مجھے بار بار خیال آتا ہے کہ ہماری جنس میں تعلیم بہت ہی کم ہے۔ کسی طرح یہ کمی پوری ہونی چاہیئے۔ ہر ایک بہن کا مذہبی فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو ہرگز جاہل نہ رکھیں کیونکہ جس طرح پر خدا تعالیٰ کا ہر ایک پر فرض ہے کہ نماز پڑھے۔ روزہ رکھے۔ حج زکوٰۃ ادا کرے۔ اسی طرح اے میری بہنو! ہمارا فرض ہے کہ جاہلوں کو علم سے آراستہ کریں۔ خاص کر ہماری جماعت کی تو ایک بھی جاہل نہ رہے۔ سب سے زیادہ یہ کہ مذہبی واقفیت کافی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ بہت سی بہنوں کو تجربہ ہوگا کہ ان کے یا غیر خاندان میں کسی مذہبی بات پر بحث چھڑ جائے تو اب واقفیت ہو تو ہر بات کا تسلی بخش جواب دے دیا ورنہ پھر شرمندگی اٹھانی پڑے ۔

ایک بات میں یہ بھی کہوں گی کہ ہر ایک بہن کو کتاب "سلک مروارید" ضرور حفظ کرنی چاہیئے۔ یہ کتاب نہایت معقول اور مدلل لکھی ہوئی ہے اور ہر ایک بات کا خلاصہ ہے ۔ فقط والسلام۔

خاکسار نشین اہلیہ عبدالقدوس صاحب احمدی
۱۰ ادور سیر فتح آباد

تصحیح۔ مصباح ۱ صفحہ ۱ سطر ۲۳ پر "نبی کے پرستار دل" چھپ گیا ہے۔ یہ دراصل "نبی کے پیرو دل" پڑھنا چاہیئے ۔

ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا اخبارِ مصباح

خیر مقدم بارک اللہ مرحبا خوش آمدی

میری بہنو! مبارک ہو کہ ہماری کس مپرسی کو دیکھ کر حضرت امام نے ہمارے لئے ایک زنانہ اخبار کے جاری کرنے کا حکم جاری فرما کر ہماری ایک بڑی آرزو کو پورا کیا ہے۔ خدا تعالےٰ ایسے نافع الناس اور فرخ وجود کو ہمارے سر پر سالہا سال تک زندہ سلامت رکھے۔ آمین۔

اس زمانہ میں جبکہ کئی علاقوں میں اس کمزور فرقہ کے حقوق بلکہ وجود تک کو نہایت بے دردی اور حقارت سے پامال کیا جا رہا ہے۔ ان کے دردمند دل میں اس کمزور اور غریب طبقہ کا بہت کچھ درد بھرا ہے۔ کہ ہمیشہ ان کی ترقی اور بہبودی میں کوشش فرماتے رہتے ہیں ابھی کچھ عرصہ نہیں گذرا کہ ایک زنانہ سکول قائم کر کے ہم غریبوں پر ایک احسان عظیم کیا۔ اب ایک اخبار جاری کروا کر تو ہم عاجزوں کو گویا رہین منت کر لیا ہے۔ ہماری تو دعا ہے کہ توفیق خیریت بر مزید ہو

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
پھلیں پھولیں غریبوں کی دعا سے

میری خوشی کا اندازہ تو خدا تعالےٰ ہی خوب جانتا ہے کہ میری کتنی خواہش تھی کہ ہمارا کوئی اخبار ہو۔ سو آج میں خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے میری دیرینہ آرزو کو پورا کیا اور ہمیں اپنے اخبار کی صورت دیکھنی نصیب ہوئی۔ خدا تعالےٰ ایڈیٹر صاحب مصباح اور اس کے جملہ اراکین کی ہمت میں برکت دے۔ کہ انہوں نے ازراہ مہربانی اپنا قیمتی وقت فرقہ اناث کی سود و بہبود میں صرف کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

ہماری جماعت میں جسقدر کسی زنانہ اخبار کی ضرورت ہے اسے غالباً بہت کم لوگ محسوس کرتے ہونگے۔ اس زمانہ میں جو ہر چہار اطراف میں زنانہ تعلیم و ترقی کا دور دورہ ہے۔ یعنی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت میں اس وقت جو ترقی ہو رہی ہے اس میں دو چیزیں بڑا کام کر رہی ہیں۔ ایک تو مدارس اور دوسرے اخبارات و رسائل۔ مدارس کا کام تو بس اتنا ہی سمجھنا چاہیئے کہ وہاں لکھنا پڑھنا سکھا دیا جاتا ہے اور انہیں چند ضروری امور کے متعلق موٹی موٹی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ باقی اکثر باتیں جو تعلیم و تربیت اور زندگی کی اور ضروریات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں وہ اکثر اخبار اور رسالوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں زنانہ اخبار کی کسقدر ضرورت تھی۔ اور یہ اخبار جماعت میں جلوہ آراء ہو کر اس کی کتنی کمی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پورا کرے گا۔ دعا ہے کہ خدا اس اخبار کو جماعت کی توقعات کے مطابق اس کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

ہمیں ہر قسم کی امیدیں اس اخبار سے ہیں اور ہم جس طرز سے اس اخبار کو دیکھنا چاہتے ہیں اس کے متعلق اگر جناب ایڈیٹر صاحب منظور فرمائیں تو عرض کروں۔ لیکن تفصیل سے تو پھر آیندہ کسی مضمون میں ذکر کرونگی۔ اس وقت صرف اختصار کے ساتھ اس کے متعلق کچھ عرض کرتی ہوں کہ ہم اس اخبار سے ہر قسم کے فوائد حاصل کرنے کی توقعات رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ یہ اخبار ہمیں ہر ایک بات سے لطف اندوز کرے۔ مطلب یہ کہ جناب ایڈیٹر صاحب مصباح نے جو خاص موضوع مقرر فرماکر تحریر کیا ہے کہ عورتیں ان موضوع پر مضامین لکھیں۔ جس سے غالباً یہ معلوم ہوتا ہے کہ اور کسی قسم کے مضامین درج نہیں کئے جائیں گے (جی نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ ایڈیٹر) میری ناقص رائے میں یہ طریق اچھا نہیں ان کو بخوبی معلوم ہے کہ جماعت میں یہی ایک اخبار جاری ہوا ہے اس سے پہلے کوئی عورتوں کا اخبار یا رسالہ نہ تھا جو ان کی کچھ ضروریات کو پورا کرتا۔ اب لے دے کر یہی ایک اخبار ہے اور اس سے ہی ساری ضروریات وابستہ ہیں۔ ایسی حالت میں اس اخبار کا کوئی خاص فرض ٹھیک نہیں ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک اخبار و رسالہ کی الگ الگ غرض و غایت ہونی چاہیئے۔ کوئی مذہبی تعلیم دے تو کوئی تمدّنی۔ کوئی اخبار بچوں کی پرورش کے طریق سکھائے تو کوئی اخلاق۔ لیکن یہ طریق اس صورت میں اچھے ہیں جبکہ اخبار و رسائل بہت سے ہوں۔ اب جبکہ اخبار ایک ہی ہے تو ایسی حالت میں اس کی کوئی ایک ہی غرض نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس کا نصب العین یہ ہونا چاہیئے کہ یہ قوم کی تمام ضروریات کو پورا کرے۔ اور اس میں ہر ایک قسم کے مضامین شائع ہونے چاہئیں تاکہ ہر بہن اس سے فوائد حاصل کرے۔ اور جبتک کوئی اور اخبار یا رسالہ جاری نہ ہو اس کا کوئی خاص نصب العین نہ ہو کہ صرف اسی موضوع کے مضامین شائع ہونگے۔ ایسا کرنے سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ کثیر فوائد کی وجہ سے مقبول عام ہوگا اور اس کی اشاعت بڑھے گی۔ دوئم ہر قسم کے مضامین بہت عورتیں لکھنے لگ جائیں گی۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ کسی ایک قسم کے مضامین لکھنے کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ اور کسی وقت طبیعت حاضر نہیں ہوتی تو محض خانہ پُری کو مضمون لکھا جاتا ہے وہ اچھا نہیں ہوتا لہذا ایک ہی قسم کے مضامین لکھنا میری رائے میں درست نہیں۔ بلکہ جو بھی مستورات کے واسطے فائدہ مند مضمون ہو خواہ وہ کیسا ہی ہو درج اخبار ہونا چاہیئے۔ (بہت اچھا اگر آپ مضمون بھجواتی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر) اور یہ بات بھی عرض خدمت ہے کہ اخبار فی الحال عورت کی ایڈیٹری میں نہ سہی لیکن کم از کم اسسٹنٹ ایڈیٹر ضرور عورت ہی ہونی چاہیئے اور مضامین میں بھی کثیر حصہ عورتوں کا ہی ہو تو وہ زیادہ مؤثر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مستورات اپنی ہمجنسوں کی تحریروں کو زیادہ عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گی اور یہ کہ وہ بھلی معلوم ہونگی +

اور یہ بھی گزارش ہے کہ اخبار مقررہ تاریخ پر شائع ہوا کرے تاکہ اس میں بدمزگی نہ ہونے پائے۔ (کافی خریدار ہوں۔ خرچ کے لئے روپیہ ہو تو یہ بالکل معمولی بات ہے۔ ایڈیٹر) امید ہے۔ کہ جناب ایڈیٹر صاحب ان تمام امور پر غور فرما کر اپنی رائے کا اظہار فرمائیں گے اور بہنیں بھی اپنی نیک آراء سے مستفید کرینگی۔ مجھے امید واثق ہے کہ یہ اخبار ہمارے حسب منشاء ہو جائے گا خواہ جلدی ہوگا یا دیر سے +

آخر میں اپنی بہنوں سے میں گزارش کرتی ہوں کہ وہ اپنی استعداد کے لحاظ سے اس قابل قدر اخبار کی اعانت کرتی رہیں۔ انشاء اللہ جو مجھ سے ہو سکے گا میں بھی اس کی امداد میں ہرگز دریغ نہ کرونگی۔ اب میں اس دعا پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتی ہوں ؎

زباں زد اے خدا دنیا میں تیرا نام ہے جبتک
جہاں میں پیروئ ہادئ اسلام ہے جبتک
طواف سال و ماہ و دور صبح و شام ہے جبتک
اسی صورت بندھا شیرازہ ایام ہے جبتک
کوئی پتا نہ مرجھائے الٰہی اس گلستاں کا
بڑھے پھولے پھلے یا رب چمن مصباحؔ نسواں کا

خاکسار۔ ب۔ خ۔ ن بنت شیخ مولی بخش صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امور خانہ داری

(۱) اگر انڈے کی سفیدی میں قدرے نمک ملا لیا جائے تو وہ خوب پھینٹا جاتا ہے +

(۲) وارنش والی چیز کو صاف کرنے کے لئے چائے کے استعمال شدہ پتے اچھا کام دیتے ہیں۔ ان پتوں کو سنبھال کر رکھ چھوڑنا چاہیئے جب ضرورت ہو ان پتوں کو پانی میں آدھ گھنٹہ بھگونے کے بعد کام میں لاؤ +

(۳) گرم پانی میں مٹھی بھر نمک ڈال کر نہانے سے تکان دور ہو جاتی ہے اور سردی لگنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ اگر سردی لگ گئی ہو تو اسکے اثرات بھی دور ہو جاتے ہیں +

(۴) رات کو زیادہ روشنی کی ضرورت آپڑے اور لیمپ وغیرہ نہ ہو تو موم بتی روشن کر کے اس کے منہ پر باریک نمک رکھ دو۔ نمک جلنا شروع ہو جائیگا اور بتی دیر تک متواتر روشنی دیتی رہے گی +

(۵) بدمزہ دوا کے بعد اگر لونگ یا بادام چبا لو تو منہ کا مزا اچھا ہو جاتا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُونا میں
مستورات کی کانفرنس

پُونا ۵ر جنوری۔ آل انڈیا مستورات کانفرنس کا اوّل اجلاس آج سہ پہر کو شروع ہوا۔ اس کانفرنس کا مدعا یہ ہے کہ ملک کے مختلف حصص میں مستورات کی جو کانفرنسیں ہوتی ہیں ان کے کام کو متحدہ طور پر فروغ دیا جائے اور تعلیمی ترقی کے لئے بالخصوص پروگرام وضع کیا جائے۔ ہندوستان بھر کے ڈیلی گیٹ شریک ہوئے +

رانی صاحبہ سانگلی صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ایڈریس میں کہا۔ کہ تعلیم نسواں کا مسئلہ نفرت و حقارت و لاپرواہی و مضحکہ خیزی اور شدید نکتہ چینی کے دور سے گزر چکا ہے اور اب بتدریج مقبول ہو رہا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مزید قدم بڑھایا جائے اور مستورات کی تعلیم کا عمدہ پروگرام وضع کیا جائے۔ اگر عورتیں یہ علانیہ کہدیں کہ ہم اپنے بچوں کو ضرور تعلیم دینگی تو یہ حکومت کی امداد ہوگی وہ دیکھ سکیگی کہ مستورات کیا چاہتی ہیں۔ اور مجھے اعتقاد ہے کہ حکومت ہند ہندوستانی عورتوں کی اس کاروائی کو بنظر پسندیدگی دیکھے گی + کانفرنس تعلیم نسواں کے متعلق خواہ کچھ ہی پالیسی اختیار کرے میں اصرار کرونگی کہ آئندہ اسکیم میں ہندوستانی تہذیب و روایات اور ہندوستانی عورتوں کے کارناموں کو قائم و برقرار رکھنے کا بندوبست ضرور کیا جائے +

خطبۂ صدارت

مہارانی بڑودہ کا خطبۂ صدارت نہایت مؤثر تھا۔ اور اس میں اپیل کی گئی کہ اب میدان عمل میں آؤ۔ صدر صاحبہ نے فرمایا۔ کہ تھوڑے عرصہ میں ستی کی رسم ہمارے ملک سے اٹھ گئی۔ عزم بالجزم سے تمام بُری رسمیں دور کی جا سکتی ہیں۔ بہت سی مذموم رسوم کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ترک خواتین نے ان پابندیوں سے نجات حاصل کر لی ویسے ہی ہم بھی کر سکتی ہیں +

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مہارانی صاحبہ نے فرمایا کہ امر موجب اطمینان ہے کہ اب ہندوستان کی پبلک بالعموم مستورات کی ترقی کی تحریک میں دلچسپی لینے لگی ہے۔ تحریک کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ ہندوستان کے مرد بہ نسبت دیگر ممالک کے اس تحریک میں زیادہ تعاون کر رہے ہیں +

جسمانی تربیت کے متعلق آپ نے کہا کہ یہ تو ایک مسلمہ بات ہے کہ لڑکی کو جسمانی تربیت دینی چاہیئے۔ مستورات کی شادیوں میں قانونی معیار جائداد۔ طلاق۔ بچوں کی نگرانی اور بہت سی دیگر باتوں کے متعلق باضابطہ تحقیقات ہونی چاہیئے اور پھر جو تجاویز اختیار کی جائیں ان پر غور و خوض کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ جسمانی تربیت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف یہی نہیں کہ جسم مضبوط ہو جائے۔ بلکہ مستعدی۔ آزادی اور خوشی کا جذبہ بھی پیدا ہونا چاہیئے ۔

لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک ساتھ تعلیم دیئے جانے کے متعلق مہارانی صاحبہ نے فرمایا کہ قدرتی امتیاز کا تقاضا ہے کہ مصنوعی امتیاز بھی رکھا جائے تاکہ مستورات کے ان عادات واطوار کو بہتر بنایا جاسکے جو صرف انہی کے لئے مخصوص ہیں ۔ لہذا لڑکیوں اور عورتوں کے لئے جداگانہ سکول اور کالجوں کی ضرورت ہے جہاں نہ صرف علم بلکہ عمل سے بھی ان کا کیریکٹر بنایا جائے۔ لیکن سخت مشکل یہ ہے کہ تعلیم نسواں کو فروغ دینے میں جو مستورات مصروف ہیں ان میں بیشتر ایسی ہیں جنہوں نے مردوں کے ساتھ طریق پر تعلیم پائی ہے۔ لہذا اس تعلیم سے جو تعصب پیدا ہو گیا ہے اس سے نجات حاصل کرنا مشکل ہے۔ آپ نے اصرار کیا کہ تعلیم یافتہ مستورات اس تعصب سے پاک ہو جائیں اور دیانتدارانہ نقطہ نگاہ سے دیکھیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے جداگانہ کیریکٹر کو دیکھتے ہوئے یہ لازمی معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نصاب تعلیم بھی مختلف ہونا چاہیئے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مستورات میں پروپیگنڈا کیا جائے اور میں محسوس کرتی ہوں کہ مستورات کی مرکزی انجمن کی زیر سرکردگی مقامی انجمنیں اس بارے میں بہت کچھ کر سکتی ہیں ۔

مہارانی صاحبہ نے مزید فرمایا کہ مستورات کی تعلیم کے لئے لیڈی ارون اس سے زیادہ امداد اور کیا دے سکتی ہیں کہ ان کے لئے ٹریننگ کالج قائم کریں ۔

خانہ داری

ہاتھ پاؤں پھٹنے کے تین علاج

(۱) پھٹی ہوئی جگہ پر ہر روز دو دفعہ ویزلین لگاؤ اس سے دو تین دن میں آرام ہوگا ۔

(۲) خالص گلیسرین یا اس میں ذرا سا پانی یا گلاب ملا کر لگاؤ ۔

(۳) چھ ماشہ گھی لے کر اسے آگ پر گرم کرو۔ جب گرم ہو جائے تو اس میں تولہ بھر موم ملاؤ جب دونوں پگھل کر مل جائیں تو ٹھنڈا کر لو یہ گھی کی طرح جم جائیگا اسے موم روغن کہتے ہیں۔ ہر روز حسب ضرورت دو دفعہ یا ایک دفعہ رات کو سوتے وقت لگاؤ۔ بہت جلد آرام ہوگا ۔

کھانسی کا علاج

تین مہینہ کی بچی کے لئے وائنم ایپکاک کا ایک قطرہ۔ سرپ ٹولو دس قطرے ملا کر رکھ لو۔ دن میں چار دفعہ پانچ پانچ بوند لیکر ماں کے دودھ میں ملا کر پلانا مفید ہے ۔

چاول ابلتے وقت پانی میں تھوڑا سا سرکہ یا ست لیموں ڈال دیں تو چاول سفید رہتے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنۂ اماء اللہ امرتسر کی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :- میری عزیز بہنو! پچھلے جلسہ میں یہ تجویز کیگئی تھی کہ لجنۂ اماء اللہ کی انجمن امرتسر میں باضابطہ بنائی جاوے جس سے ہم مستورات لجنۂ اماء اللہ کی اصل غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی اور دنیاوی کاموں میں مردوں کی طرح کام کریں کیونکہ کوئی قوم بھی اپنی کوشش کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی کیونکہ ؎

خدانے آجتک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

یہ قرآن شریف کی ایک آیت کا ترجمہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم یا اس آدمی کی حالت اسوقت تک نہیں بدلتا جبتک کہ وہ آدمی یا وہ قوم خود اپنی حالت کے بدلنے کی کوشش نہ کرے۔ یہ ایک ایسی مکمل بات ہے جس پر عمل کرنے سے یقیناً کامیابی ہے۔ پس میری پیاری بہنو! میں آپکو اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہوں اور زبانِ حال سے عرض کرتی ہوں کہ سستی کا طریقہ چھوڑ دو کیونکہ یہ سستی اور غفلت کا زمانہ نہیں ہے۔ جماعت کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہے یا عورت ہوشیار اور خواب غفلت سے بیدار ہو جانا چاہیئے۔ زمانہ اور ہر زمانہ کی ہر قوم اس وقت ترقی کیطرف جارہی ہے مگر میری عزیز بہنوں! ہمارے درمیان خدا کا بھیجا ہوا پیارا رسول آیا جس نے ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھالا اور ظلمت سے نکال کر ہمیں نور دکھایا اور ترقیوں اور کامیابیوں کی راہیں دکھلائیں ؛

میری عزیز بہنو! ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ یہ پختہ عہد باندھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گی۔ سوچو اور غور کرو کہ ہم نے اس عہد کو کس حد تک پورا کیا؟ مردوں نے تو اس عہد کو پورا کرنے کے لئے بڑھ بڑھ کر حصہ لیا مگر مستورات ابھی تک بہت پیچھے ہیں۔ پیاری بہنو! دوسری قوم سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیئے کہ وہ کس طرح مردوں کے برابر ہو کر کام کرتی ہیں۔ کہ دیکھکر رشک آتا ہے۔ ہم نے اگر ظاہری طور پر بیعت کر لی تو کیا فائدہ؟ جبکہ ہم نے ابھی تک پرانی رسومات ہی نہیں چھوڑیں بعض بہنیں تو یہانتک رسومات کی گرویدہ ہیں کہ رسومات کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو بھی چھوڑنے کو تیار ہو جاتی ہیں اور بعض بہنیں شرک اور بدعت میں مبتلا نظر آتی ہیں تو بے شمار باتیں ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے برخلاف ہم مستورات میں پائی جاتی ہیں جن کی اصلاح ہمارے لئے نہایت ضروری ہے اور یہ اصلاح ہو نہیں سکتی جبتک کہ ہم تمام شہر کی احمدی بہنیں ایک جگہ مل کر اور مشورہ کر کے اصلاح نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نور ہدایت بخشا مگر ساتھ ہی اس نے ہم پر بہت بڑی ذمہ داریاں ڈال دی ہیں۔ آیندہ نسلوں نے ہماری گودوں میں اور ہمارے ہاتھوں میں تربیت حاصل کرنی ہے جنکو ترقی اور کامیابی اور اعلےٰ اخلاق تک پہنچانا ہمارا عین فرض ہوگا اور دنیا کی ہر قوم کی مستورات کی جہالت کو دور کرنا اور ان کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کرنا بھی ہمارے لئے عین ضروری ہوگا اس لئے میں اس مجلس میں جبکہ ہم سب بہنیں ایک جگہ جمع

[illegible]

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے قادیان سے شائع کیا)